یکم شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:39)

دورانِ ڈیوٹی گیم کھیلنا کیسا؟

شوقِ عبادت پیدا کرنے کا طریقہ 01

قضا کن نمازوں کی ہوتی ہے؟ 08

گھریلو جھگڑوں سے بچنے کیلئے منہ میں رکھنے کا تعویذ 11

غصے پر قابو پانے کے مختلف طریقے 13

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دورانِ ڈیوٹی گیم کھیلنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللّٰہ پاک تم پر رَحمت بھیجے گا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دورانِ ڈیوٹی گیم کھیلنا کیسا؟

سُوال: دورانِ ڈیوٹی گیم کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: دورانِ ڈیوٹی تو نفل نماز پڑھنے کی بھی اِجازت نہیں ہے[3] البتہ اگر کوئی پرائیویٹ اِدارہ ہے اور سیٹھ نفل پڑھنے کی اِجازت دیتا ہے تو یہ الگ بات ہے ورنہ عام طور پر اِجارے کے وقت میں وہی کام کرنا ہوتا ہے جس کا اِجارہ کیا گیا ہے تو گیم کھیلنے کی اِجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ نیز گیم کھیلنا خود ایک باطل کام ہے اور جس طرح کا گیم ہو گا اسی طرح کی اس کی ہلاکت خیزیاں بھی ہوں گی۔

شوقِ عبادت پیدا کرنے کا طریقہ

سُوال: ہم وقت کے ساتھ ساتھ دُنیا کی لذّتوں میں مَست ہوتے چلے جا رہے ہیں، عبادت کی لذّت ہم سے دور ہوتی جا رہی ہے، ہم اپنے نت نئے دُنیوی شوق پورے کرنے میں مَصروف ہیں اور عبادت کا شوق ہمارے دِل سے نکلتا جا رہا ہے،

1. یہ رِسالہ یکم شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۰ھ بمطابق 6 اپریل 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. الکامل لابنِ عدی، من اسمہ عبد الرحمن، ۵/۵۰۵، الرقم: ۱۷۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت
3. بہارِ شریعت، ۳/۱۶۱، حصہ: ۱۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

یہ اِرشاد فرمادیجیے کہ اپنے اَندر شوقِ عبادت کس طرح پیدا کیا جائے؟

جواب: کسی کام کا شوق پیدا کرنے کے لیے اس کام کے فَوائد و فضائل معلوم کرنے ہوں گے کیونکہ جب فَوائد و فضائل معلوم ہوں گے تو اُس کام کو کرنے کی رَغبت ملے گی اور جذبہ پیدا ہو گا۔ عبادت کا شوق پیدا کرنے کے لیے عبادت کے چند فضائل پیشِ خدمت ہیں: (1) حدیثِ قُدسی میں ہے: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے کہ جب میں بندے کے دِل میں اپنی عبادت کا شوق دیکھتا ہوں تو اس کے اُمورِ دُنیا کو اپنے ذِمّۂ کَرم پر لے لیتا ہوں۔[1] (2) ایک رِوایت میں ہے: جس نوجوان نے لذّتِ دُنیا اور اس کی عَیش و عِشرت کو چھوڑ دیا اور اپنی جوانی میں اللہ پاک کی اِطاعت کی جانب پیش قدمی کی تو اللہ پاک اس خوش نصیب کو 72 صِدِّیقین کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔[2] (3) حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے اس خوبرو نوجوان کو سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حسن و جمال کو اللہ پاک کی عبادت میں صَرف کر دیا ہو۔ اللہ پاک فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فخر کرتا اور اِرشاد فرماتا ہے کہ یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔[3] (4) حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: صبح کے وقت عبادت کرنے والے نوجوان کو بڑھاپے میں عبادت کرنے والے بوڑھے پر ایسی فضیلت حاصِل ہے جیسی مُرسَلِین (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو تمام لوگوں پر۔[4] (5) ایک قول کے مُطابق جس نے اللہ پاک کو اس وقت یاد رکھا جب وہ جوان اور توانا تھا تو اللہ پاک اس کا اس وقت خیال رکھے گا جب وہ بوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اُسے بڑھاپے میں بھی دیکھنے اور سُننے کی اچھی طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔[5] (6) حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَیِّب طَبَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 100 سال سے زیادہ عُمر پائی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے

---

1 ...... مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، منہاج العارفین، باب السجود، ص۲۱۷ دار الفکر بیروت – المتحابین فی اللہ، ص۵۳، حدیث: ۵۴ دار الطباع دمشق

2 ...... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ الشاب علی ذوی الاسنان، ص۷۸، حدیث: ۲۲۸ ملخصاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ الشاب علی ذوی الاسنان، ص۷۸، حدیث: ۲۲۹

4 ...... جمع الجوامع، حرف الفاء، ۵/۲۳۵، حدیث: ۱۴۷۶۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

5 ...... مجموعہ رسائل ابن رجب، نور الاقتباس فی مشکاۃ وصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن عباس، ۳/۹۹–۱۰۰ ملتقطاً الفاروق الحدیثیۃ للطباعۃ والنشر القاہرۃ

تندرست و توانا تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے کسی نے صحت کا راز پوچھا تو فرمایا: میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صلاحیتوں کو گناہوں سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ پاک نے انہیں میرے لیے باقی رکھا ہے۔[1]

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی عظمت و فضیلت

سُوال: آج یکم شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ہے اور دُنیا بھر میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں اس مہینے کی عظمت ہی معلوم نہیں تو آپ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی عظمت کے حوالے سے کچھ بیان فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: شَعْبَانُ الْمُعَظَّم عظمت والا، رِفْعَت والا مہینا ہے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ لوگ اسے آقا کا مہینا کہتے ہیں۔ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو آقا کا مہینا کہنے کی وجہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان ہے: شعبان میرا مہینا ہے اور رَمَضان اللہ پاک کا مہینا ہے۔[2] پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو اپنا مہینا فرمانا ہی ساری عظمتوں کی اصل ہے۔ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے بہت سے فَضائل کتابوں میں موجود ہیں اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے فَضائل سے متعلق "آقا کا مہینا" نامی ایک مَدَنی رِسالہ شائع کیا ہے جس میں شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے کافی فَضائل موجود ہیں۔

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینا

سرکار غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لفظِ "شعبان" کے پانچ حُرُوف "ش، ع، ب، ا، ن" کے متعلق فرماتے ہیں: "ش" سے مُراد شَرَف یعنی بزرگی، "ع" سے مُراد عُلُوّ یعنی بلندی، "ب" سے مُراد بِر یعنی اِحسان و بھلائی، "ا" سے مُراد اُلفت اور "ن" سے مُراد نور ہے۔ اللہ پاک یہ تمام چیزیں اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے۔ یہ وہ مہینا ہے جس میں نیکیوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکتیں نازل ہوتی ہیں، خطائیں مِٹائی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے اور خَیْرُ الْبَرِیَّہ، سَیِّدُ الْوَرٰی جنابِ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی

1 ...... مجموعہ رسائل ابن رجب، نور الاقتباس فی مشکاۃ وصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن عباس، ۳/ ۱۰۰

2 ...... جامع صغیر، حرف الشین، ص: ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینا ہے۔[1] یہ آیتِ مُبارَکہ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ﴾(پ۲۲،الاحزاب:۵٦) (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔) آیتِ دُرُود کہلاتی ہے یہ بھی شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں نازِل ہوئی۔[2] شَعْبَانُ الْمُعَظَّم بڑا بابرکت مہینا ہے اور یہ رَمَضَانُ المُبارَک کی آمد کا پتا دیتا ہے۔اس مُبارَک مہینے کی دوسری تاریخ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یومِ عُرس ہے۔[3]

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے معمولات

سُوال: شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے کیا معمولات ہوا کرتے تھے؟[4]

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم تلاوتِ قرآنِ پاک کی طرف خوب متوجہ ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوۃ نکالتے تاکہ غُربا اور مَساکین مسلمان ماہِ رَمَضان کے روزوں کے لیے تیاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طلب کر کے جس پر حَد یعنی سزا قائم کرنا ہوتی اس پر حَد قائم کرتے، بقیہ میں سے جن کو مناسب ہوتا انہیں آزاد کر دیتے۔ تاجر اپنے قرضے ادا کرتے اور دوسروں سے اپنے قرضے وُصول کر لیتے، یوں رَمَضانُ المبارک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی بعض حضرات غسل

---

1 ...... غنية الطالبين، القسم الثالث: مجالس مواعظ القرآن و الالفاظ النبوية، مجلس فى فضل شهر شعبان و ماينزل فى ليلة النصف من المغفرة والرضوان، فصل شعبان خمسة احرف، ۱/۳۴۱ - ۳۴۲ دار الكتب العلمية بيروت

2 ...... مواهب اللدنية، المقصد السابع فى وجوب محبته ... الخ، الفصل الثانى فى حكم الصلاة عليه والتسليم ... الخ، ۲/۵۰٦ دار الكتب العلمية بيروت

3 ...... حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادت 70 یا 80 ہجری کو کوفہ (عراق) میں ہوئی اور وِصال بغداد میں 2 شعبان 150 ہجری کو ہوا۔ مزارِ مُبارَک بغداد (عراق) میں مَرجعِ خلائق ہے۔ آپ تابعی بزرگ، مجتہد، مُحدِّث، عالِمِ اِسلام کی مُؤثر شخصیت، فقہِ حنفی کے بانی اور کروڑوں حنفیوں کے امام ہیں۔

(نزهة القارى، مقدمه، ۱/۱٦۵ فريد بك سٹال مركز الاولياء لاهور - خيرات الحسان، ص۳۱-۹۲ دار الكتب العلمية بيروت)

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

کر کے اِعتکاف میں بیٹھ جاتے۔[1]

پہلے کے اور اب کے لوگوں میں فرق

پہلے کے نیک لوگوں کا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں یہ طریقۂ کار ہوتا تھا مگر اب مُعاملہ اُلٹ ہو گیا ہے۔ پہلے کے لوگوں کو مُتَبَرَّک اَیَّام یعنی بابرکت دِنوں میں اللہ پاک کو منانے اور ثواب کمانے کا شوق ہوتا تھا لیکن اب شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضَانُ المبارک میں خوب مال کمانے کی حرص بڑھ جاتی ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرَّک اَیَّام میں اللہ پاک کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اس کا قُرب پانے یعنی نزدیکی حاصِل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان مُبارک دِنوں میں خُصُوصاً ماہِ رَمَضَان میں دُنیا کی ذَلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ پاک اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اَجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے لیکن دُنیا کی دولت سے محبت کرنے والے لوگ رَمَضَانُ المبارک میں اپنی چیزوں کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔ صَد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ دَم توڑتا نظر آ رہا ہے۔ بہر حال رَجَبُ الْمُرَجَّب عبادت کا بیج بونے کا مہینا تھا اور اب یہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم آبیاری یعنی پانی دینے اور آنسوؤں سے سیرابی کا مہینا ہے لہٰذا اس میں خوب عبادت و رِیاضت کی جائے، دُعائیں مانگی جائیں، جن سے بن پڑے وہ اس مہینے میں خوب نَفل روزے رکھیں اور اِس طرح ماہِ رَمَضَانُ المبارک سے مِل جائیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں کثرت کے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے۔[2]

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے | اُمّت پہ تِری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دِین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے | پردیس میں وہ آج غریبُ الغُربا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں | بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

---

1 ...... غنیۃ الطالبین، القسم الثالث: مجالس مواعظ القرآن و الالفاظ النبویۃ، مجلس فی فضل شهر شعبان... الخ، ۱/۳۴۱

2 ...... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابی قیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اُنہوں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو فرماتے ہوئے سُنا، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ مہینا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضَان سے ملا دیتے۔ (ابو داود، کتاب الصوم، باب فی صوم شعبان، ۲/۴۷۶، حدیث: ۲۴۳۱ دار احیاء التراث العربی بیروت)

پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا پورے شعبان کے روزے رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر رَمضان کے روزوں میں کمزوری کا اندیشہ نہ ہو تو شعبان کے پورے روزے رکھنے میں کوئی حَرج نہیں کیونکہ یہ ثواب کا کام ہے۔[1] روزے رکھنے والے رکھتے بھی ہیں بلکہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو رَجب، شعبان اور رَمضان پورے تین ماہ کے روزے رکھتے ہیں۔

نفلی روزے کی نیت کب اور کس طرح کی جائے؟

سُوال: نفلی روزے کی نیت کب تک کی جا سکتی ہے؟ نیز نفلی روزے کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نفل روزے کی نیت سورج غُروب ہونے کے بعد رات میں جب چاہیں کر لیں، یونہی نفل روزے کی نیت صبح صادق کے بعد بھی کی جا سکتی ہے اور اگر قصداً کچھ کھایا پیا نہ ہو تو نِصْفُ النَّہار (یعنی ضحوۂ کبریٰ کا وقت شروع ہونے سے پہلے جسے عوام زوال کا وقت کہتے ہیں اس) سے پہلے پہلے بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد نیت کرنی ہو تو اِس طرح نیت کریں کہ صبح سے میرا روزہ ہے۔[2] اگر رات میں نیت کرنی ہو تو یوں نیت کریں کہ کل میرا روزہ ہے۔ یاد رکھیے! نیت کے لیے اَلفاظ کہنا شرط نہیں دِل میں نیت ہونا کافی ہے۔

رات کو روزے کی نیت کرنے سے کیا کھانے پینے سے رُکنا پڑے گا؟

سُوال: کسی نے غُروبِ آفتاب کے بعد روزے کی نیت کر لی تو کیا وہ صبح تک کچھ کھا پی نہیں سکتا؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: رات کو نیت کرنے سے بقیہ رات کھانا پینا موقوف نہیں ہو جاتا۔ اگر نیت کرنے والا چاہے تو کھانا پینا جاری رکھ سکتا ہے البتہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا بند کرنا ہو گا۔ اگر کسی نے رات میں نیت کر لی اور پھر صبح صادق سے پہلے

---

1 ...... شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مفتی شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: شعبان میں جسے قوت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمَضان کے روزوں پر اثر پڑے گا۔ یہی مَحْمَل (یعنی مُراد و مقصد) ہے ان اَحادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نصف (یعنی آدھے) شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔ (نزھۃ القاری، ۳/ ۳۸۰)

2 ...... درمختار مع رد المحتار، کتاب الصوم، ۳/ ۳۹۳-۳۹۴ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت - بہارِ شریعت، ۱/ ۹۶۷، حصہ: ۵ ماخوذاً

کچھ کھایا پیا تو دوبارہ نیت کرنے کی ضَرورت نہیں جب تک کہ نیت تبدیل نہ کی گئی ہو یعنی یہ طے نہ کر لیا ہو کہ کل روزہ نہیں رکھوں گا۔ اگر نیت تبدیل کر لی اور پھر سے روزہ رکھنے کا ذہن بنا تو اب دوبارہ نیت کرنی ہو گی۔

اِسلام کا کیا معنٰی ہے؟

سُوال: اِسلام کا کیا معنٰی ہے؟

جواب: اِسلام کا معنٰی ”ماننا اور دِل سے قبول کرنا“ ہے۔ تَصدیق کا مقام دِل ہے جبکہ فرمانبرداری اس کا نتیجہ ہے جو کہ جسم کے ہر حصّے سے ظاہر ہوتی ہے۔[1]

اَرکانِ اِسلام کی تعداد

سُوال: اَرکانِ اِسلام کتنے ہیں؟

جواب: اَرکانِ اِسلام پانچ ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا ہے: (1) اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رَسُول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوٰۃ دینا (4) حج کرنا (5) رَمضان کے روزے رکھنا۔[2] اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی اِسلام مِثلِ خیمہ یا چھت کے ہے اور یہ پانچ اَرکان اس کے پانچ ستونوں کی طرح ہیں کہ جو کوئی ان میں سے ایک کا بھی اِنکار کرے گا وہ اِسلام سے نکل جائے گا اور اس کا اِسلام مُنْہَدِم ہو جائے گا یعنی اِسلام کی عمارت گِر جائے گی۔[3]

قضائے عُمری فرض ہے

سُوال: کیا قضائے عُمری ضَروری ہے؟

جواب: قضائے عُمری فرض ہے۔ جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اس کی توبہ کی صورت یہی ہے کہ وہ توبہ کرنے کے ساتھ

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب قواعد العقائد، الفصل الرابع، ۱/ ۱۶۰ دار صادر بیروت - احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۳۶۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ارکان الاسلام ودعائمہ العظام، ص۳۷، حدیث: ۱۱۱ دار الکتاب العربی بیروت

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

ساتھ تلافی بھی کرے یعنی جو نمازیں قضا ہوئی ہیں وہ سب کی سب ادا بھی کرے۔

قضا کن نمازوں کی ہوتی ہے؟

سُوال: قضائے عُمری کن نمازوں کی ہوتی ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: قضائے عُمری صرف فرض اور وتر کی ہوتی ہے تو یوں ایک دِن کی 20 رَکعتیں بنتی ہیں: دو فرض نمازِ فجر کے، چار فرض نمازِ ظہر کے، چار فرض نمازِ عصر کے، تین فرض نمازِ مغرب کے، چار فرض نمازِ عشا کے اور تین وتر۔[1] سُنَّتوں اور نوافل کی قضا نہیں ہوتی۔[2]

ناپاکی کی حالت میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم

سُوال: کوئی شخص ناپاک ہو اور اسے یاد نہ رہے کہ وہ ناپاک ہے اور اسی حالت میں نمازیں پڑھ لے تو ان نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: ناپاکی یعنی بے غسل ہونے کی حالت میں پڑھی گئیں نمازیں ہوئی ہی نہیں ان کو پھر سے پڑھنا ضَروری ہے۔[3] اگر وقت نکل چکا ہے تو فرضوں کی قضا کرے اور وتر میں ایسا ہوا ہے تو ان کی بھی قضا کرے۔ سُنَّت اور نفل کی قضا نہیں ہے۔[4] البتہ اگر فجر میں یہ مُعاملہ ہوا ہو تو اس کی قضا اسی دِن نِصْفُ النَّہار شرعی سے پہلے کی تو سُنَّتِ فجر ادا کرنا مُسْتَحَب ہے ورنہ صرف فرض ہی ادا کرے۔[5]

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۲۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. جنتی زیور، ص ۲۷۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی - فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۴۶-۱۴۸ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
3. بہارِ شریعت، ۱/ ۲۸۲، حصہ: ۲ ماخوذاً
4. درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۶۳۳ ماخوذاً
5. اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: (سُنَّتِ فجر) اگر مَع فرض قضا ہوئی ہوں تو ضحوۂ کبریٰ آنے تک ان کی قضا ہے اس کے بعد نہیں اور اگر فرض پڑھ لئے سنتیں رہ گئی ہیں تو بعد بلندیِ آفتاب ان کا پڑھ لینا مستحب ہے قبل طلوع روا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۴۵)

کیا بکریاں پالنا سُنَّت ہے؟

سُوال: کیا بکریاں پالنا سُنَّت ہے؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہاں بکریاں خدمت میں حاضر رہتی تھیں اور ایک بکری کا دُودھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نوش بھی فرماتے تھے۔

مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا

سُوال: "لَا بَاْسَ طُھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ" کیا یہ مریض کو دیکھتے وقت کی دُعا ہے؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: یہ مریض کو دیکھتے وقت کی دُعا نہیں ہے بلکہ مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا ہے۔ یعنی جب مریض کی مزاج پُرسی کرنے یا طبیعت پوچھنے کے لیے جائیں تو اُس وقت یہ دُعا پڑھیں: "لَا بَاْسَ طُھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ یعنی گھبرانے کی ضَرورت نہیں اِنْ شَآءَ اللہ (اگر اللہ پاک نے چاہا تو) یہ بیماری آپ کو گناہوں سے پاک کرنے والی ثابت ہو گی۔"

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دُعا کس طرح پڑھی جائے؟

سُوال: ہمارے مَدَنی ماحول میں مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی یہ دُعا یاد کروائی جاتی ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ میری معلومات کے مُطابق یہ دُعا کسی مصیبت زدہ یا کوئی نامناسب چیز کو دیکھ کر پڑھنے کی ہے۔ بعض اوقات ایسے مریض ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر افسردگی سی ہو رہی ہوتی ہے اگر ایسے مریض کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھی جائے اور مریض سمجھ جائے کہ مجھے دیکھ کر یہ دُعا پڑھ رہا ہے تو کیا اس مریض کو ہمارے اس عمل سے صدمہ نہیں ہو گا؟ نیز یہ دُعا پڑھنے میں کیا حکمت اِختیار کرنی چاہیے؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: کسی بھی مریض کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھی جائے تو پڑھنے والے کو وہ مَرض اور بیماری نہیں ہو گی[1] چاہے وہ بیماری جسمانی ہو یا روحانی یا وہ مرض گناہوں کا ہو جیسے کسی شراب کے نشے میں مَست شخص کو دیکھ کر پڑھی تاکہ پڑھنے والا اس سے محفوظ رہے یا کسی غیر مسلم کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھی تاکہ میں اس کفر کی بیماری سے بچا رہوں وغیرہ البتہ جس مصیبت زدہ

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رای مبتلی، ۵/۲۷۳، حدیث: ۳۴۴۳ ماخوذاً دار الفکر بیروت

کو معلوم ہو کہ یہ دُعا کس لیے پڑھی جاتی ہے تو اس کے سامنے پڑھنے سے ممکن ہے کہ اسے اِیذا ہو لہٰذا ایسے موقع پر اِس انداز سے پڑھیں کہ وہ سمجھ نہ سکے کہ مجھے دیکھ کر میری بیماری سے بچنے کی دُعا پڑھی جا رہی ہے۔

کیا جس لڑکی کی شادی قریب ہو اس کی دُعا قبول ہوتی ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس لڑکی کی شادی قریب ہو اس کی دُعا قبول ہوتی ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: قرآنِ کریم میں مُطْلَقاً اِرشاد ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: "مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔" البتہ قبولیتِ دُعا کے مختلف مقامات ہوتے ہیں نیز بعض لوگوں کی دُعا جلد قبول ہو جاتی ہے انہیں مُسْتَجابُ الدَّعوات کہا جاتا ہے۔ مگر یہ خُصُوصیت کہ جس لڑکی کی شادی قریب ہو اس کی دُعا قبول ہوتی ہے پہلی بار سنا ہے مجھے اِس کا علم نہیں ہے، نہ ایسا کہیں پڑھا اور نہ ہی کسی عالِم سے سُنا ہے۔

چار مشہور آسمانی کتابیں کن اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازِل ہوئیں

سُوال: آسمانی کتابیں کتنی ہیں اور یہ کن کن اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازِل ہوئیں؟

جواب: اللہ پاک نے مختلف اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر صحیفے اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں ان میں سے چار کتابیں کافی مشہور ہیں: (۱) تورات شریف حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر (۲) زبور شریف حضرتِ سَیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر (۳) اِنجیل شریف حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئیں اور (۴) قرآنِ کریم کہ جو سب سے افضل کتاب ہے وہ سب سے افضل رَسُول، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوا۔[1]

تورات شریف اور اِنجیلِ مُقَدَّس کس زبان میں تھیں؟

سُوال: اِنجیل اور تورات کن زبانوں میں تھیں نیز کیا قرآنِ پاک صِرف عربی میں ہی نازل ہوا تھا؟ (بابُ المدینہ کراچی

1 ...... تکمیل الایمان، ص ۶۳ باب المدینہ کراچی

سے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: اِنجیل اور تورات کس زبان میں تھیں ان دونوں کے بارے میں الگ الگ اَقوال ہیں ایک قول ہے: انجیل عِبرانی زبان میں تھی اور تورات شریف سُریانی زبان میں تھی۔ [1] دوسرا قول ہے: تورات شریف عِبرانی زبان میں تھی اور اِنجیل سُریانی زبان میں تھی۔ [2] جبکہ قرآنِ کریم پورا عربی زبان ہی میں نازل ہوا، اس پر نَص یعنی قرآنِ کریم کی آیت بھی موجود ہے۔ [3]

گھریلو جھگڑوں سے بچنے کیلئے مُنہ میں رکھنے کا تعویذ

سُوال: اگر بیٹا اور بہو والدین کے ساتھ بد تمیزی سے پیش آئیں تو والدین کیا کریں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: مُنہ میں رکھنے کا تعویذ حاصِل کر لیں یا خود ہی یہ تعویذ بنالیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کاغذ لیں اور اس میں ایک بڑا دائرہ بنائیں اور سیدھی طرف سے بنانا شروع کریں پھر اس کے اندر ایک اور دائرہ بنائیں اور اس طرح اس کے اندر 11 دائرے بنالیں اور اس کاغذ کو سیدھی طرف سے طے کر لیں۔ پھر اس تعویذ کو پلاسٹک کوٹنگ کر کے رکھ لیں اور جب جب بیٹا اور بہو تنگ کریں اور زبان چلائیں تو اس وقت ساس یا سُسَر جس کا ان سے واسطہ پڑے وہ ترکیب سے اس تعویذ کو سیدھی طرف والی داڑھ کے دَرمیان دَبالے، سامنے والا جتنا زیادہ شور کرے اتنا ہی اس تعویذ کو دَباتے جائیں۔ گھر میں عام طور پر ماں بیٹی، باپ بیٹا، ساس بہو یا نند بھاوج کے جھگڑے ہوتے ہیں یہ تعویذ ان جھگڑوں کی خَلاصی کے لیے مفید ہے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ خود اس کے فَوائد دیکھیں گے بشرطیکہ اس پر پابندی کی جائے، یہ نہیں کہ سامنے والا بَرَس رہا ہے تو آپ بھی مُنہ سے تعویذ نکال کر شروع ہو جائیں اگر ایسا کیا تو ہو سکتا ہے بات کچھ کی کچھ ہو جائے۔ لہٰذا مُنہ سے یہ تعویذ نہیں نکالنا بس صبر کے ساتھ اس کو مُنہ میں ڈالے رکھنا ہے۔ سامنے والا جتنا شور کرے اتنا دباتے جائیں

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۴۷
2. زاد المسیر، پ ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۲، الجزء الرابع، ۲/ ۱۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت
3. جیسا کہ پارہ 12، سورۂ یوسف کی آیت نمبر 2 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو۔

اِنْ شَآءَ الله مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

دونوں ہاتھوں سے مُصافحہ کرنا سُنّت ہے

سُوال: کیا Left Hand (یعنی اُلٹے ہاتھ) سے ہاتھ ملانا گناہ ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: دونوں ہاتھوں سے مُصافحہ کرنا سُنَّت ہے۔[1] ایک ہاتھ ملانا سُنَّت نہیں ہے لہٰذا صِرف سیدھا ہاتھ بھی ملائیں گے تو سُنَّت ادا نہیں ہو گی۔ اُلٹے اور سیدھے ہاتھ سے ملانے کا بھی ایک طریقہ ہے مگر وہ عوام میں رائج نہیں ہے۔ بعض لوگ سیدھا ہاتھ اس طرح ملاتے ہیں جو صرف ایک دوسرے کے ہاتھ پر زور سے تالی مارنا ہوتا ہے پھر وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں، یہ بالکل غَلَط طریقہ ہے اسلامی انداز نہیں ہے۔[2]

کولر کا ڈھکن کھول کر پانی نکالا جائے یا ٹونٹی کے ذَریعے؟

سُوال: بعض لوگ کولر کا ڈھکن کھول کر اس میں گلاس ڈال کر پانی نکال کر پیتے ہیں کیا یہ طریقہ دُرُست ہے یا ٹونٹی کے ذَریعے ہی پانی نکال کر پینا چاہیے؟ (اسلام آباد سے ایک مَدَنی منی کا سُوال)

جواب: ایسا عموماً اس وقت کیا جاتا ہے جب کولر کا نل بوریت دِلا رہا ہو یعنی ایک تو اس کو دَبا کر رکھو پھر اس کی دَھار بھی باریک آ رہی ہو تو جلدی کی وجہ سے ڈھکن کھول کر اس میں گلاس وغیرہ ڈال کر پانی نکال لیتے ہیں۔ مگر یہ انداز چار دیواری میں تو چل سکتا ہے عوام کے دَرمیان یا کسی کے گھر میں ایسا کریں گے تو مَعْیُوب سمجھا جائے گا اور بالکل اچھا نہیں لگے گا۔ اس میں کافی اِحتیاط بھی کرنا ہو گی مثلاً اس طرح پانی نکالتے وقت یہ خیال رکھنا بہت مشکل ہے کہ ہاتھ پانی میں نہ پڑے اور اگر بے دُھلا یعنی وُضو ٹوٹنے کے بعد جو ہاتھ دھویا نہ گیا ہو اس کی انگلی یا انگلی کا پورا پانی میں چلا گیا تو کولر کا پانی جو کہ ٹھہرے ہوئے

---

1. بہارِ شریعت، ۳/ ۴۷۱، حصہ:۱۶ ماخوذاً

2. صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ مصافحے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی سے ملائے، فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے۔ سُنَّت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۴۷۱، حصہ:۱۶)

پانی کے حکم میں ہے سارا مُستَعمَل ہو جائے گا اور وُضو کے قابل نہیں رہے گا۔[1] اور اس کا پینا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہو گا اگرچہ گناہ نہیں مگر بچنا بہتر ہو گا۔[2] لہٰذا نل سے پانی نکالنے میں ہی عافیت ہے کہ اسی میں صفائی ہے۔

مسجد کے لیے وقف شُدہ قرآنِ پاک گھر نہیں لے جاسکتے

سُوال: مسجد میں قرآنِ پاک پڑے ہوتے ہیں جن کو پڑھنے والا کوئی نہیں ہوتا کیا وہ قرآنِ پاک ہم کسی کو گھر میں پڑھنے کے لیے دے سکتے ہیں؟ (لیہ سے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: قرآنِ پاک کے لیے "پڑے ہوتے ہیں" کے اَلفاظ بولنا مناسب نہیں ہے کہ اس میں اَدب نہیں پایا جارہا۔ یوں کہا جائے کہ "قرآنِ کریم تشریف فرما ہوتے ہیں یا قرآنِ کریم رکھے ہوتے ہیں۔" بہر حال اگر قرآنِ کریم مسجد کے لیے وقف کیے گئے ہیں تو وہ گھروں میں پڑھنے کے لیے نہیں دے سکتے۔[3]

غصے پر قابو پانے کے مختلف طریقے

سُوال: غصے پر قابو پانے کا کوئی طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: غصہ آنے میں بندہ بے بس ہوتا ہے لیکن غصہ نافذ کرنے کا مُعاملہ اِنسان کو گناہ میں ڈال دیتا ہے۔ غصے پر قابو پانے کے مختلف طریقے ہیں: ❁ جب غصہ آئے خاموش ہو جائے ❁ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھ لے ❁ وُضو کر لے ❁ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے ❁ بیٹھا ہے تو لیٹ جائے ❁ زمین سے چمٹ جائے۔ ایسا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ غصہ جاتا رہے گا۔[4]

❁❁❁

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، جزء: الف، ۱/ ۳۴۰ ماخوذاً- فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، ۱/ ۲۲ ماخوذاً دار الفکر بیروت

2 ...... درمختار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، ۱/ ۳۹۱

3 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۵۳۵، حصہ: ۱۰ ماخوذاً

4 ...... مزید معلومات کے لیے امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "غصے کا علاج" ہدیۃً حاصل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	قضا کن نمازوں کی ہوتی ہے؟	8
دورانِ ڈیوٹی گیم کھیلنا کیسا؟	1	ناپاکی کی حالت میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم	8
شوقِ عبادت پیدا کرنے کا طریقہ	1	کیا بکریاں پالنا سُنَّت ہے؟	9
شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی عظمت وفضیلت	3	مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا	9
نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنے کا مہینا	3	مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دُعا کس طرح پڑھی جائے؟	9
شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے معمولات	4	کیا جس لڑکی کی شادی قریب ہو اس کی دُعا قبول ہوتی ہے؟	10
پہلے کے اور اب کے لوگوں میں فرق	5	چار مشہور آسمانی کتابیں کن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازِل ہوئیں	10
پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا کیسا؟	6	تورات شریف اور اِنجیلِ مُقَدَّس کس زبان میں تھیں؟	10
نفلی روزے کی نیت کب اور کس طرح کی جائے؟	6	گھریلو جھگڑوں سے بچنے کیلئے مُنہ میں رکھنے کا تعویذ	11
رات کو روزے کی نیت کرنے سے کیا کھانے پینے سے رُکنا پڑے گا؟	6	دونوں ہاتھوں سے مُصافحہ کرنا سُنَّت ہے	12
اِسلام کا کیا معنیٰ ہے؟	7	کولر کا ڈھکن کھول کر پانی نکالا جائے یا ٹونٹی کے ذریعے؟	12
ارکانِ اِسلام کی تعداد	7	مسجد کے لیے وقف شُدہ قرآنِ پاک گھر نہیں لے جاسکتے	13
قضائے عُمری فرض ہے	7	غصے پر قابو پانے کے مختلف طریقے	13

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net